SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, February, 26, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at 11.00 in the morning with Mr. Presiding Officer (Mr. Islamuddin Shaikh) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعوُذُبِاللهِ مِنَ الشّيطٰنِ الرجِّيم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَإِذۡ قَالَ عِيسَى ٱبۡنُ مَرۡيَمَ يَـٰبَنِىٓ إِسۡرَٲٓءِيلَ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيۡكُم مُّصَدِّقً۬ا لِّمَا بَيۡنَ
يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوۡرَٲةِ وَمُبَشِّرَۢا بِرَسُولٍ۬ يَأۡتِى مِنۢ بَعۡدِى ٱسۡمُهُ ۥۤ أَحۡمَدُ‌ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلۡبَيِّنَـٰتِ قَالُواْ
هَـٰذَا سِحۡرٌ۬ مُّبِينٌ۬ (٦) وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلۡكَذِبَ وَهُوَ يُدۡعَىٰٓ إِلَى ٱلۡإِسۡلَـٰمِ‌ۚ وَٱللَّهُ
لَا يَہۡدِى ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ (٧) يُرِيدُونَ لِيُطۡفِـُٔواْ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفۡوَٲهِهِمۡ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوۡ ڪَرِهَ
ٱلۡكَـٰفِرُونَ (٨) هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُ ۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُ ۥ عَلَى ٱلدِّينِ ڪُلِّهِۦ وَلَوۡ
كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُونَ (٩)

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا ان کی بشارت سناتا ہوں۔ (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور اس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے۔ اور اللہ ظالم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی

روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے۔

(سورۃ الصف آیات 6تا9)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Now we may take up the questions.

Questions and Answers

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ رشید احمد۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: سوال نمبر 100۔

@100. ***Senator Hafiz Rashid Ahmad:** *Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:*

(a) the quantity of fertilizer provided to Mohmand Agency during the last two years;

(b) the names of dealers through which the said fertilizer was provided; and

(c) the procedure adopted for the allotment of dealership for the said fertilizers?

Mir Hazar Khan Bijarani: (a) National Fertilizer Marketing Limited (NFML) does not supply urea stocks to any area of FATA directly. NFML supplied 41956 M.Tons of urea to NWFP during the period from September,2008 to February,2010. Its further distribution between NWFP and FATA is being checked and information will take some time. NFML provides only 20% of the total urea requirement of the country, which is met through imports, remaining 80% is supplied by the local producers through their on dealers network.

(ii) Fauji Fertilizer, a private sector company supplied 3379 M.Tons of urea fertilizer to Mohmand Agency through its own dealers in the area. Information from other private sector companies is being collected.

@ Deferred from 18th February, 2010.

(b) No dealership for Mohmand Agency / Federally Administered Tribal Area was given by National Fertilizer Marketing Limited (NFML). However, the names of NFML dealers in NWFP are as under:—

S. No	Agency Name	Agency Point	District
1.	Al-Awan farm Services Corp	Peshawar	Peshawar
2.	Aqib Traders	Peshawar	
3.	Afridi Traders	Peshawar	
4.	Syed Muhammad Shahid	Peshawar	
5.	Al-Haj Fertilizer	Liaqatabad	
6.	Khalid Iqbal	Charsada Road	
7.	Syed Shafique Shah	Pir Kheljanglekhel	Kohat
8.	Muhammad Javaid	Takhat Bhai	Mardan
9.	M.Shukran Zaman & Co.	Par Hoti	
10.	Haji Abdul Qayyum	Mardan	
11.	Faizal-e-Mola & Sons	Par Hoti Katlang	
12.	Sawat Trading & Co.	Katlang Road	
13.	Fatima Traders	Par Hoti Chowk	
14.	Haji Banaras Khan & Co.	Par Hoti	
15.	Haji Saeed Muhammad	Village Dakigambat	
16.	Mahnoor Traders	Par Hoti Mardan	
17.	Tila Mohd & Hameed-ul-Haq	Sawabi	Sawabi
18.	Zia-Ul-Islam & Co.	Lahore	
19.	Hazer Khan	Village Selachota	
20.	Idrees Khattak	Nowshera	Nowshera
21.	Rasheed Traders	Chanar Road	Mansehra
22.	Humayoun & Co.	Bafa Doraya	

(c) For dealership as per Government Policy, letter of intent from desired traders are invited through an advertisement in national newspapers with some cut off date. Applications received till last date are then scrutinized. Dealers are finally registered on recommendation of (NFCs) field staff from respective areas.

(ii) Returnable deposits (Rs.300,000/-) as per rules as security in favour of NFML are obtained from potential dealers before entering into dealership agreement with them. Each dealer after registration gets fertilizer quota on advance payment as per Government Policy in vogue.

(iii) This exercise was carried out in March, 2009.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو welcome کہتا ہوں۔ خوش آمدید۔ اللہ آپ کی عزت میں مزید اضافہ فرمائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب چیئرمین! یہاں پر سوال یہ ہے کہ:

(الف) پچھلے سالوں کے دوران مہمند ایجنسی کو کتنی کھاد فراہم کی گئی ہے،

(ب) یہ کھاد جن ڈیلروں کے توسط سے فراہم کی گئی ان کے نام کیا ہیں، اور

(ج) مذکورہ کھادوں کی ڈیلرشپ کی الاٹمنٹ کرنے کے لئے کیا طریقہ کار اپنایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین صاحب! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ فاٹا کو براہ راست کوئی ڈیلرشپ نہیں دی گئی ہے اور صوبہ سرحد کے through ان کو دی جاتی ہے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ فاٹا کو direct کیوں نہیں دی جاتی ہے؟ حالانکہ فاٹا فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت علاقہ ہے جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ ان کو direct کیوں نہیں دی جاتی؟

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ صوبہ سرحد کے حوالے سے میں یہ بات کردوں کہ وہاں اس پر کافی corruption ہو رہی ہے۔ آپ کو علم ہے کہ آج کل ہر چیز میں بحران ہی بحران ہے۔ میرے علم کے مطابق ادھر ایک کمپنی کو تقریباً تین لاکھ بوریاں دی گئی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس طرح کا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے تو پھر میرے خیال میں اس چیز کا بھی بحران آجائے گا۔ اس کے تدارک کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ شکریہ۔

جناب نذر محمد گوندل (وفاقی وزیر برائے خوراک و زراعت): جناب! میرے دوست نے جو سوال پوچھا ہے، actually distribution of Fertilizer 80% پرائیوٹ سیکٹر میں ہے اور ان کا اپنا ایک نیٹ ورک ہوتا ہے جو صوبے میں ہوتا ہے اور پھر صوبے سے لوگ آگے carry کرتے ہیں۔ تو جتنی ان کو ضرورت ہوتی ہے وہ قریبی ڈیلرز ان کو provide کرتے ہیں۔ تھوڑا سا component ہے جو Government level پر import ہوتا ہے، اس کے لیے بھی ایک specific procedure ہے جس کے مطابق ڈیلرشپ دی جاتی ہے اور پھر سیکورٹی دیتے ہیں۔ اگر مہمند ایجنسی میں کوئی ڈیلر بننا چاہتا ہے تو ہم تیار ہیں وہ apply کرے ہم اس کو ڈیلرشپ دے دیں گے اور جتنی ان کی ضرورت ہوگی ان کو مل سکتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! وزیر صاحب میرے لیے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن یہ ایک بڑا اہم سوال ہے۔ Dealership کے لیے ایک سخت process سے گزرنا پڑتا ہے۔ پہلے آپ ان کو پیسے دیں گے وہ آپ کو ڈیلرشپ دے دیں گے، اس کے بعد کوٹے کے لیے بھی آپ کو ہر دفعہ پیسے دینے پڑیں گے۔ جناب والا! آپ گوادر پورٹ سے کھاد اٹھا رہے ہیں، اس کو آپ کراچی میں لے جائیں گے۔ یہاں پر 32 ,30 ہزار ایکڑ زمین میرانی ڈیم کی ہے۔ آپ وہاں گئے ہیں آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کم از کم ان کے لیے کھاد دے دو۔ آپ پہلے کراچی لے جائیں گے اور پھر کراچی سے واپس لائیں گے۔ آپ وہاں پر اپنا کوئی ڈیلر رکھیں۔ نمبر ۲ کہاں اتنی massive corruption ہو رہی ہے جو کہیں اور نہیں ہو رہی۔ آپ کو اگر کسی نے کہا کہ smooth ہے تو یہ smooth نہیں ہے۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! سینیٹر دوست کی بات درست ہے انہوں نے پہلے بھی اس خدشے کا اظہار کیا تھا اور اتفاق سے میں گوادر گیا ہوا تھا، اتفاق نہیں بلکہ میں خود inspection کے لیے گیا تو ہم نے گیبندرڈیم کے لیے جتنی یوریا کی ضرورت تھی وہ وہاں بلوچستان سے convert کر دی۔ یہ جو بات کر رہے ہیں سیکورٹی کی، یہ مشکل procedure ہے اگر ہم اس پر سیکورٹی نہ رکھیں تو جو گڑبڑ ہوتی ہے یا جو شکایات آتی ہیں وہ ساری ڈیلر ہی کرتے ہیں۔ ان کی سیکورٹی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی قسم کی غلط حرکت کریں تو ان کو چیک کرنے کے لیے ہم سیکورٹی رکھتے ہیں۔ جہاں تک تعلق پرائیویٹ سیکٹر کا ہے تو ان کی سیکورٹی بھی nominal ہے۔ جناب والا! جو production کرتے ہیں

انہوں نے اپنی پیداوار کو بیچنا ہوتا ہے۔ مارکیٹ میں ان کا اپنا ایک سسٹم ہے۔ آپ کی جو گوادر والی observation ہے، پہلے بھی ہم نے implement کروایا ہے اور اگر مزید سمجھتے ہیں تو وہ convert کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وہ clear کر دی گئی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: نہیں جناب جس طریقے سے ڈیلر رکھنا مشکل ہے۔ وہاں کے لوکل لوگوں کو ڈیلر نہیں رکھ رہے۔ ڈیلر اگر رکھیں گے تو ان کو کوٹا نہیں دیں گے۔ جب تک ڈیلر کوٹا allotment کے لیے ان کو پیسے نہیں دیں گے ان کو کوٹا نہیں ملے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! یہ application دلوائیں، ہم ان کو ڈیلر شپ بھی دیں گے اور جتنی وہاں کی requirement ہو گی وہ بھی پوری کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں جی آپ ان کو application دیں۔ جی رشید صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: جناب والا! چونکہ یہ کھاد گوادر پورٹ کے ذریعے import کی گئی تو دو ارب روپے کے اضافی اخراجات اس کی transportation پر گزشتہ سال خرچ ہوئے۔ کیا یہ دو ارب روپے ہم نے کھاد کی قیمت میں اضافہ کر کے وصول کئے یا یہ دو ارب روپیہ پاکستان کی غریب عوام کی جیبوں میں سے نکالا گیا یا حکومت نے اپنے اخراجات میں کمی کر کے اس دو ارب روپے کو subsidize کیا۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب چیئرمین! جہاں تک میرے دوست کا سوال ہے یقیناً ہمیں زیادہ اخراجات دینے پڑے لیکن یہ صوبوں کی، علاقوں کی development کے لیے کرنا پڑتا ہے۔ جب بن قاسم پورٹ ہم نے بنائی تو اسی قسم کے اخراجات اس وقت کی حکومت نے برداشت کئے۔ بلوچستان کا مسئلہ ہمارے لیے بڑا اہم ہے اور ہم نے دانستہ زیادہ اخراجات برداشت کئے اور وزیراعظم صاحب نے direction دی کہ یہ fertilizer گوادر سے import ہو گی تاکہ ہم اس پورٹ کو functional کر سکیں۔ جناب والا! میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جو local production ہے وہ subsidized ہے اور جو ہم باہر سے import کرتے ہیں اس کو ہمیں پانچ سو سے چھ سو روپے فی بیگ

subsidized figure ہے وہ figure کرنا پڑتا ہے۔ میرے خیال میں جو ان کے پاس subsidize ہے۔ زیادہ خرچہ ضرور ہوتا ہے لیکن بلوچستان کی ترقی کے لیے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم یہ اخراجات برداشت کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم: جناب والا! سرحد کے چوبیس بندوبستی اضلاع اور فاٹا کی آٹھ ملحقہ ایجنسیاں ہیں۔ ان چوبیس اضلاع اور آٹھ ایجنسیوں میں صرف چھ اضلاع میں ڈیلر موجود ہیں۔ باقی صوبے اور پورے فاٹا کا علاقہ fertilizer کے ڈیلر سے کیوں محروم ہے۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! سوال تقریباً ایک ہی قسم کے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے عرض کروں گا کہ یہ ایک private network ہے اور ایک فارمولے کے تحت کھاد کی ڈیمانڈ اور سپلائی ہوتی ہے۔ جتنا آپ کا cultivated area ہے اس کے مطابق صوبے ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ہمیں اتنی کھاد چاہیے۔ مرکزی حکومت جب import کرتی ہے تو وہ وہاں سے allocate کر دیتی ہے۔ جو local production ہے وہ اپنے طور پر allocate کرتے ہیں۔ جہاں پر ڈیلر شپ کی کمی ہے، fertilizer کی کمی ہے ہمیں یہ حکم دیں ہم پوری کرنے کو تیار ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی۔ اگلا سوال میاں رضا ربانی۔

@115. ***Senator Mian Raza Rabbani:** *Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether any car / transport has been purchased / hired / rented by the Government of Pakistan for Gen. (R) Pervaiz Musharaf former President of Pakistan in London?*

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: The High Commission Pakistan, in London has conveyed that they have never purchased / hired /rented any car/transport for General (R) Pervez Musharraf, former President of Pakistan in London.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سپلیمنٹری۔

@ Transferred from the Establishment Division.

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب والا! وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ ان کو کوئی گاڑی نہیں دی گئی، میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کوئی باڈی گارڈ یا فوجی دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان (وزیر مملکت برائے خارجہ امور): جناب والا! گزارش یہ ہے کہ حکومت پاکستان کی طرف سے کوئی request نہیں گئی، نہ ہی ہمارے ہائی کمیشن لندن کی طرف سے کوئی request گئی ہے۔ باقی اگر برٹش گورنمنٹ ان کو کوئی سہولت دے رہی ہے تو وہ ان کا اپنا communication ہوگا۔ ہمارے ساتھ ایسا کوئی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ اگلا سوال بیگم نجمہ حمید۔

#121. ***Senator Begum Najma Hameed:** *Will the Minister for Youth Affairs be pleased to state:*

(a) *the steps taken by the Government for the promotion and development of youth during the current financial year indicating also the names of ongoing projects in this regard; and*

(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to provide employment to the youth, if so, its details?*

Mr. Shahid Hussain Bhutto: (a) The following steps have been taken for the promotion and development of youth during the year 2009-10: —

(i) National Youth Policy was approved by the Cabinet to set a course of action for the youth development.

(ii) National Internship Programme.

(iii) Traveling, visiting sites and exposure to new environment open vistas of mutual faculties. Youth is engaged in “See Pakistan” and “International Exchange Programme” to see various areas of their own country as well as foreign lands and societies.

Deferred from 23rd February, 2010.

(iv) Youth is engaged to participate in social welfare and other extra curricular activities. Youth with outstanding performance are awarded in cash for achieving excellence in various fields like science, literature, social welfare, art & craft, performing arts, inventions, etc.

(v) To promote writing skills, which is a process to comprehend thoughts and transferring them on papers, National Essay Writing Competitions are held annually for youth between 15-29 years of age. Best essays are awarded with cash prize, shield and certificate etc.

(vi) National Youth Award.

(vii) National Volunteer Services Programme.

(viii) Construction of Youth Development Centres.

(ix) Computer awareness/training programme for youth of rural areas.

The ongoing projects for the youth are as under:—

(a) Construction of Youth Development Centre at Malir, Karachi.

(b) Construction of Youth Development Centre at Sukkur.

(c) Construction of Youth Development Centre at Gawadar.

(d) Construction of Youth Development Centre at Gilgit.

(e) Mobile Youth Computer Literacy & Awareness Programme.

(f) MOUs with British Council has been signed while with UNFPA for technical and financial cooperation in the field of youth related activities is at final stage of approval

(b) In order to provide on job experience and temporary employment to the un-employed educated youth having a degree with 16 years of education, 30,000 youth are being engaged under National

Internship Programme. Further, special packages for the graduate youth or Malakand and Balochistan have been started.

The Ministry has also started negotiations with the different organizations/institutions/international NGOs to develop comprehensive programmes for employment/self employment of youth in the country.

To provide support in small business to youth a programme is being designed with the assistance of International Labour Organization (ILO).

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سپلیمنٹری۔ جی نعیم چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! پوچھا گیا ہے کہ نوجوانوں کے لیے کیا پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے۔ According to the last census تقریباً 45 فیصد آبادی جو پندرہ سال سے پچیس سال کے درمیان نوجوانوں پر مشتمل ہے، انہیں پڑھ کر نوکریاں بھی چاہیئں، مکان بھی چاہیئں، سارے rights چاہیئں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا گھمبیر مسئلہ ہے اور اس پر حکومت کو سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ ایک تو پہلے ہی بے روزگاری ہے، پہلے ہی جرائم پیشہ لوگ اور کافی وارداتیں جوان لوگ اس لیے کر رہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی روزگار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے حکومت کو چاہیے کہ سنجیدگی کے ساتھ ایک پالیسی وضع کرے۔ یہ آبادی جو پندرہ سے پچیس سال کی عمر کی ہے اور کل آبادی کا پینتالیس فیصد ہے، ان کے future کے لیے انہوں نے کیا پروگرام بنایا ہے تاکہ وہ اچھے شہری بن سکیں۔ برسرروزگار ہو کر صحیح پاکستانی بن سکیں نہ کہ اپنی بے روزگاری اور لاپرواہی کی وجہ سے ہماری youth ضائع ہوجائے اور یہ پاکستان کا مستقبل ہے ہمیں اس پر بڑی سنجیدگی سے کوئی پروگرام بنانا ہے اور اگر انہوں نے کوئی پروگرام وضع کیا ہے تو ہاؤس کو بتایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی شاہد بھٹو صاحب۔

جناب شاہد حسین بھٹو: جناب والا! یہاں پر جو سوال کیا گیا ہے اس کی ساری تفصیل دے دی گئی ہے۔ ان کا جو سپلیمنٹری سوال یوتھ پالیسی کے متعلق ہے تو اس وقت تک جب میں نے منسٹری کا چارج سنبھالا، یوتھ پالیسی نہیں بنی تھی۔ جب میں نے چارج سنبھالا تو سب سے پہلے اس پر توجہ دی گئی۔ جنوری میں یوتھ پالیسی پہلی بار بنی اور منظور ہوئی ہے۔ اس میں تمام چیزیں discuss کی گئی ہیں۔ مسائل کے حل کے لیے بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایک پورا road-map بنا دیا گیا ہے اس کے

تحت دو تین پروگرام ایسے ہیں جن میں international donors بھی تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔ کل بھی میری ایک یونیورسٹی والوں کے ساتھ میٹنگ ہوئی اور ایک MOU sign ہوا۔ اس سے پہلے برٹش کونسل والوں کے ساتھ بھی بات چیت ہوئی۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ جو پندرہ سال سے 29 سال کی عمر کی youth ہے، کیونکہ ہم commonwealth کی definition کو follow کرتے ہیں یہ تقریباً ہمارا کل آبادی کا 30%,32% بنتا ہے۔ اس کو ہم deal کر رہے ہیں اور اس کے لیے ہم نے کافی چیزیں بنا ئی ہیں اور اب ہم implementation کی طرف جا رہے ہیں۔ یوتھ پالیسی بن چکی ہے، چھپنے کے لیے گئی ہے جیسے ہی آئے گی میں انشاءاللہ ایک ایک کاپی تمام ممبران کو بھیج دوں گا۔ اب ہم اس پر implementation کی طرف جا رہے ہیں اس میں کافی سارے اور پروگرام بھی تھے۔ خاص طور پر ہم نے ایک Youth Activity Centres کا پروگرام شروع کیا ہے جس میں 100 youth activity centre pilot project کے طور پر کام کر رہے ہیں اور ہمارا پروگرام یہ ہے کہ شروع میں دو Youth Activity Centres ہر ہیڈ کوارٹر میں ہوں اور پھر ہم یونین کونسل تک جائیں۔ آپ اس طرح سمجھ لیں کہ جیسے ایک super market ہوتی ہے۔ جو چاہے commodity اس میں ڈال سکتے ہیں جو اس area کے لوگوں کی ضرورت ہو، اس میں ہم نے computer literacy کے لیے پروگرام رکھے ہیں، training کے لیے بھی programmes رکھے ہیں۔ English coaching classes کے لیے بھی ہم نے اس میں پر programmes رکھے ہیں۔ Gym کی بھی اس میں سہولت لکھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک پروگرام ہمارا پہلے سے بنا ہوا تھا جس میں سات Youth Development Centres قائم کرنے تھے جن میں سے ایک پشاور میں اور ایک کوئٹہ میں بن چکا ہے۔ ایک ملیر میں ہم بنا رہے ہیں جس کے لیے ہمیں پلاٹ نہیں مل رہا تھا لیکن اب ہمیں پلاٹ مل گیا ہے اور اس پر ہمارا کام شروع ہو گیا ہے۔ ایک سکھر میں ہم نے بنانا ہے، ایک ہم نے گوادر میں بنانا ہے، ایک گلگت میں بنانا ہے، ملتان میں بنانا ہے، لاہور میں بنانا ہے لیکن ابھی تک وہاں پلاٹ کا مسئلہ آرہا ہے اور طے یہ ہوا تھا کہ صوبائی حکومت ہمیں پلاٹ مہیا کرے گی اور ہم وہاں پر بلڈنگ بنا کر دیں گے اور پھر جو programming ہو گی وہ ان کے حوالے کر دیں گے اور وہ خود ہی اپنے پروگرامز چلائیں گے۔ تو بہت ساری چیزیں ہیں، ہم youth fund قائم کرنے کی بات کر رہے ہیں جس کے لیے ایک steering committee بنی تھی اس نے بھی سفارش کی تھی کہ 1000 million کی گرانٹ دی جائے جو ہم seed money کے طور پر اس فنڈ میں ڈالیں اور اس کے بعد

پھر ہم باقی donors کو دیکھیں اور ایک youth fund قائم کریں جس میں چھوٹے چھوٹے لوگ فنڈ دے سکتے ہیں تا کہ نوجوان اپنی jobs شروع کر سکیں۔ تو بہت سارے programmes ہیں لیکن ابھی implement ہونے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابھی ابتدائی مراحلے میں ہیں ۔شکریہ any other supplementary، جی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! جواب کے پارٹ (B) میں بتایا گیا ہے۔

In order to provide on job experience and temporary employment to the unemployed educated youth having degree with 16 years of education, 30,000 youth are being engaged under National Internship Programme.

جناب چیئرمین! میرا سوال محترم وزیر صاحب سے ہے کہ National Internship Programme کی نوعیت کیا ہے اور ان 30,000 نوجوانوں کو حکومت کیا pay کر رہی ہے۔

جناب شاہد حسین بھٹو: جناب ! internship programme کے تحت جتنے نوجوان 25 سال کی عمر تک ہوں گے اور 16 سال کی ان کی تعلیم ہو گی ان کے لیے گورنمنٹ نے ایک پروگرام بنایا تھا کہ ہم ان کو ایک سال کے لیے مختلف public centres میں job دیتے ہیں اور ہماری جتنی فیڈرل اور صوبائی ministries ہیں ان میں ہم ان کو ایک سال کی job دیتے ہیں تا کہ ان کی skills develop ہوں اور ساتھ ساتھ ان کو دس ہزار روپے کا stipend دیتے ہیں لیکن یہاں پر میں یہ بتا دوں کہ پچھلے سال یہ پروگرام کچھ delay ہوا تھا اور تقریباً 21000 نوجوانوں کو اس میں شامل کر سکے تھے لیکن اس سال ہم نے اب تک 22000 نوجوانوں کو اس میں شامل کیا ہے اور مزید ہم انشاء اللہ 10/15 ہزار نوجوانوں کو اس میں شامل کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، راجہ ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجہ ظفر الحق: جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ youth policy ان کی Ministry نے بنائی ہے یا کابینہ کی منظور شدہ ہے اور اس میں پارلیمنٹ کے ارکان کا input کتنا ہے۔

جناب شاہد حسین بھٹو: جناب! یہ پالیسی کابینہ کی منظور شدہ ہے اور اس کا draft ministry نے بنایا تھا اس کے بعد سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کے ممبران کو بھی بھیجا گیا تھا جب یہ draft بن رہا تھا اور پھر پریس کو بھی بھیجا، یونیورسٹیوں کو بھی بھیجا اور ہمیں وہاں سے بہت سا input ملا تھا۔ تمام stakeholders کو بھیجا تھا اور ہم نے کوشش کی کہ جتنا بھی ہمیں input ملا ہے وہ اس میں incorporate کریں اور ہم نے یہ پالیسی بنائی اور میرے خیال میں یہ ہماری منسٹری کی بہت بڑی کامیابی ہے کہ one go میں یہ پالیسی کابینہ کے پاس گئی اور اسی وقت یہ پالیسی منظور ہو گئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: منسٹر صاحب نے youth کے لیے بہت اچھی picture پیش کی ہے جو بھی یہ کرنے جارہے ہیں۔ میرا یہ سوال ہے کہ جن بچوں نے internship لی ہوئی ہے ان کو یہ stipend دینے کے قابل نہیں ہیں، بہت سوں کو نہیں مل رہا ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ان کے جتنے projects ہیں یہ ad hoc basis پر کر رہے ہیں یا ان کو پتا ہے کہ اس کے لیے کتنی funding رکھی گئی ہے اور یہ کہاں سے آرہی ہے کیونکہ اس طرح نہ ہو جائے جیسے Friends of Pakistan کے پیسے آرہے ہیں اور ان کا ابھی تک انتظار ہو رہا ہے۔ کہیں اس کا بھی حشر اس طرح نہ ہو جائے تو انہوں نے اس کے لیے کتنا فنڈ مختص کیا ہے۔

جناب شاہد حسین بھٹو: شکریہ جناب! یہ بہت اچھا سوال تھا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے اس کے لیے گرانٹ دی ہوئی ہے۔ 3.6 billion کا فنڈ ہمیں دیا گیا ہے۔ چھوٹی موٹی شکایات ہماری نظر میں آتی ہیں کہ کئی جگہ timely stipend نہیں ملتا لیکن اس میں ہمیں یہ problem آرہی ہے کہ ہم صوبوں میں اپنے internees کو placement کرتے ہیں اور فنڈز ہم صوبوں میں بھیج دیتے ہیں۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پوچھ رہی ہیں کہ fund کتنا allocate کیا ہے۔

جناب شاہد حسین بھٹو: 3.6 billion مختص کیا ہے اور یہ ہماری حکومت نے دیا ہے ہم نے کہیں باہر سے نہیں لیا ہے اور اس میں آگے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہوگا۔ یہ فنڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمارے لیے کوئی پریشانی نہیں ہے لیکن جہاں کہیں تھوڑے بہت مسائل آتے ہیں تو ہمارا system اس طرح ہے کہ ہم صوبوں میں internees کو بھیجتے ہیں پھر وہ آگے ڈسٹرکٹ میں ان کی placement کرتے ہیں تو پھر فنڈز اسی طرح جاتے ہیں۔کہیں یہ ہوتا ہے کہ صوبائی گورنمنٹ کے جو ملازم ہیں یا ان کا جو accounts department ہے،ان کی وجہ سے کبھی کبھی چھوٹا موٹا problem آتا ہے لیکن جیسے ہی ہمیں پتا چلتا ہے ہم فوری طور پر وہاں جاتے ہیں اور مسئلہ حل کر لیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ رشید احمد صاحب۔ اس پر تین سپلیمنٹری سوال ہو چکے ہیں اور جمعے کا دن ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں ، بادینی صاحب کو دے دیتے ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شکریہ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ بلوچستان سارے پاکستان کا area 40% ہے اور وہاں سے کچھ لڑکے رکھنے ہیں، ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہے ، نام مانگے ضرور ہیں لیکن ان کو orders نہیں ملے ہیں۔ نمبر ۲، گوادر میں جو بنا رہے ہیں، گوادر ایک کونے پر ہے، اس کونے پر اگر ہم دس ہزار روپے دیتے ہیں تو اس میں کرایہ بھی پورا نہیں ہوتا یا تو کوئٹہ میں بنے یا اس کے آس پاس کسی ڈسٹرکٹ میں جو بھی نزدیک ہو ۔ مہربانی کرکے honourable Minister اس پر ذرا توجہ دیں اور check کریں کہ کیا ہوا ہے۔ میرے خیال میں بلوچستان کا آج تک کوئی بندہ بھرتی نہیں ہوا ہے۔شکریہ

جناب شاہد حسین بھٹو: جناب میں یہ عرض کروں کہ کوئٹہ کے اندر ہمارا development centre بن چکا ہے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کا سوال یہ ہے کہ گوادر اتنی دور ہے۔

جناب شاہد حسین بھٹو: ان کا کہنا یہ ہے کہ گوادر کی بجائے کوئٹہ میں بنایا جائے۔ تو کوئٹہ میں already بن چکا ہے اور وہ ہم صوبائی حکومت کو hand over کرنے جا رہے ہیں۔ دراصل یہ منصوبہ 1989 کا تھا۔ اس وقت کی وزیراعظم شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے پہلی بار اس منسٹری کو الگ حیثیت دی اور ان کی یہ خواہش تھی اور یہ ساتوں development centres بنانے کا پروگرام بنا تھا اور ہم نے اس میں کوئی change نہیں کی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پانچ سپلیمنٹری ہو گئے ہیں۔ایک کی گنجائش ہے۔اگر آپ کر لیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ internee کا province-wise break up بتا سکیں اور ان internees کو کتنی مدت کے لیے آپ دے رہے ہیں اور کیا انتظام ہوتا ہے کہ اس کے بعد ان کو job مل جائے۔

جناب شاہد حسین بھٹو: جناب! جہاں تک اس پروگرام کے حوالے سے ہماری پالیسی کا تعلق ہے تو اس میں ہم نے کوئی کوٹا سسٹم نہیں رکھا ہوا ہے۔ ہم نے open رکھا ہے کہ جتنے بھی نوجوان خواہش مند ہوں۔ 25 سال تک ان کی عمر ہو اور 16 سال کی تعلیم ہو، وہ اس میں apply کر سکتے ہیں اور ہم نے اپنی منسٹری کی web-site کھول رکھی ہے۔ اس میں on-line بھی apply کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس کے لیے آپ کا کچھ merit تو ہو گا۔ Black and white سب کو نہیں دیں گے۔

جناب شاہد حسین بھٹو: اس میں ہم نے کوٹے، merit یا numbering وغیرہ کو نہیں رکھا، کیونکہ یہ بہت بڑا پروگرام ہے۔ اس میں تیس ہزار نوجوانوں کی گنجائش ہے۔ ہم اسے اس سے بھی آگے لے کر جا سکتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ہمیں دو چار مہینے process میں لگتے ہیں، وہ پیسے بھی ہمارے پاس بچ جاتے ہیں تو ہم اس میں نمبر اور بھی بڑھا سکتے ہیں۔ چالیس پینتالیس ہزار تک لے کر جا سکتے ہیں۔ اس لیے ہم نے اسے open رکھا ہوا ہے۔ دوسرا یہ سوال کہ ان کو بعد میں job ملتی ہے ؟ جو ایک سال یہ کام کرتے ہیں، یقیناً ہم انہیں experience certificate دیتے ہیں اور جن اداروں میں یہ کام کرتے ہیں، جب ان اداروں کو ضرورت ہوتی ہے تو یقیناً ان کو preference دی

جاتی ہے، کیونکہ اسی ادارے میں کام کرنے کا ان کے پاس تجربہ ہوتا ہے لیکن اس میں ہم job guarantee نہیں دے سکتے۔ ہمارا مقصد صرف ان کی skill کو develop کرنا ہے۔ جہاں تک صوبہ وار break up دینے کا تعلق ہے، صوبہ وار break up میں اس وقت دے سکتا ہوں جب یہ final ہو جائے گا تو پھر میں بتا سکوں گا کہ province wise internees کتنے ہیں۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے، اس کے لیے ہم نے وزارت کی طرف سے بھی بلوچستان اور مالاکنڈ کے لیے پیکج دیا تھا۔ پورے ملک کے لیے ہم نے پچیس سال کی عمر اور سولہ سال کی تعلیم رکھی ہے لیکن بلوچستان اور مالاکنڈ کے لیے ہم نے عمر کی حد بڑھا کر اٹھائیس سال تک کر دی اور چودہ سال تعلیم کر دی تھی۔ یہ خاص پیکج ہم نے بلوچستان اور مالاکنڈ کے لیے رکھا ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ حافظ رشید احمد صاحب۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نمبر پڑھ دیجیے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: میرا ایک سو اکیس کے متعلق سوال ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال نمبر؟

سینیٹر حافظ رشید احمد: سوال نمبر ایک سو اکیس ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا ایک سو اکیس نہیں ہے۔ ایک سو پینسٹھ ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پہلے آپ سوال نمبر بتا دیجیے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: ایک سو اکیس ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا سوال نمبر ۱۶۵ ہے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: فاٹا کے متعلق منسٹر صاحب فرمائیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں آپ کو بتا رہا ہوں سوال نمبر ۱۶۵ ہے۔

(مداخلت)

165. ***Senator Hafiz Rashid Ahmad:** *Will the Minister for Food and Agriculture be pleased to state:*

(a) the estimated production of wheat in the current and next crop season; and

(b) whether the said produce will be sufficient to meet the requirements of the country, if not, the steps being taken by the Government in this regard?

Mr. Nazar Muhammad Gondal: (a) It is too early to estimate current season wheat (2009-10) production. According to prescribed procedure the first production estimate of wheat crop are provided by the provinces during first week of April. For the next season wheat crop (2010-11) the High Powered Federal Committee on Agriculture (FCA) will meet during first week of October, 2010 and set area and production targets of the crop.

(b) The current wheat crop is sown on 22.303 million acres which is almost at the last year achievement of 22.351 million acres. For the current crop farmers took added interest in crop management and input use as quality seed use was up by 5% and fertilizers by 27%. Rains in last week of January and first fortnight of February also has a positive impact on the crop. We are expecting a good wheat crop harvest this year. Additionally, at the start of next Food year (May-April 2010-11) the carry over wheat stocks with the public sector will be about 3 million tons. Therefore, there will be no shortage of wheat in the country.

سینیٹر حافظ رشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین! سوال نمبر ۱۶۵ کے متعلق میرا یہ سوال ہے۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ۲۰۰۹-۲۰۱۰ء کے لیے گندم کی پیداوار کا تخمینہ لگانا فی الحال قبل از وقت ہے۔ جناب چیئرمین! سال کے شروع میں کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جائے تو اچھا نہیں ہو گا کہ جس سے کوئی تخمینہ لگایا جا سکے؟ اور ملک میں اس کی ہونے والی کمی ختم ہو جائے۔ یہ کہتے ہیں کہ اپریل میں اس کے لیے میٹنگ کریں گے اور ۲۰۱۰-۲۰۱۱ء کے لیے اکتوبر میں میٹنگ کریں گے۔ میرے خیال میں یہ پہلے ہونا چاہیے تا کہ اگر کوئی بحران آئے تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب! پروڈکشن کے تخمینے کے بارے میں پوچھا ہے۔ پروڈکشن کا تخمینہ ظاہر ہے، acreage کا تو میں نے ابھی لکھ کر بھی دیا ہے، مزید بھی بتانے کو تیار ہوں۔ پروڈکشن کے بارے میں یہ ہے کہ جب پیداوار آئے اور جب ہماری فصل تیار ہو گی تب صوبوں سے آخری تخمینہ حاصل کریں گے اور پھر بھی وہ تخمینہ ہی ہو گا۔ سو فیصد تو وہ درست نہیں ہو سکتا لیکن acreage wise میں نے لکھ کر بھی دیا ہے کہ irrigated area میں پہلے سے زیادہ ہوئی ہے اور بارانی میں کم ہوئی ہے۔ Federal Agricultural Committee کے بارے میں جو پوچھا ہے، یہ بڑی comprehensive قسم کی کمیٹی ہے۔ اس میں چاروں صوبائی حکومتوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کی نمائندگی ہوتی ہے اور اریگیشن، والے ہوتے ہیں۔ یہ سب مل کر ایک تخمینہ لگاتے ہیں، ٹارگٹ طے کرتے ہیں۔ یہ ایک سسٹم کے تحت کر رہے ہیں۔ خدانخواستہ یہ figure unauthenticated نہیں ہوتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آنے والے سیزن میں گندم کی پیداوار کے تخمینے کے متعلق پوچھا گیا ہے، ماشآء اللہ بجلی اور پانی کی قلت کے باوجود، ٹیوب ویل بھی نہیں چلے، نہری پانی بھی نہیں آیا لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ایک دو چھوٹی چھوٹی بارشیں پنجاب میں ہوئی ہیں، اس سے گندم کی فصل کی حالت بہت بہتر ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تخمینے کے مطابق وہ حاصل ہو گی لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہمیشہ گندم بہت اچھی ہوتی ہے لیکن حکومت اسے بروقت procure نہیں کر سکتی۔ اس نے کوئی انتظام نہیں کیا ہوتا۔ انہیں چاہیے کہ اسے بروقت procure کریں کیونکہ یہ بنیادی ضرورت ہے اور اس میں غریب سے لے کر امیر تک، سب متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی گندم کھلے آسمان تلے پڑی رہتی ہے اور ضائع ہو جاتی ہے۔ کیا انہوں نے اس مرتبہ procurement کے لیے کوئی اچھے انتظامات کیے ہیں؟ کیا انہوں نے نجی ملوں کو بھی گندم خریدنے کی اجازت دی ہے؟ اگر ان کے پاس گودام نہیں ہیں تو کیا انہوں نے نجی گودام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیونکہ یہ بہت ضروری چیز ہے۔ کیا انہوں نے سنجیدگی سے اس کے لیے کوئی انتظام کیا ہے یا نہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: سینیٹر صاحب کی آبزرویشن بڑی ہی زبردست ہے لیکن میں عرض کرتا چلوں کہ پچھلے سال ہم نے procurement ٹارگٹ ۵ء ۶ ملین ٹن رکھا تھا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ جونہی bumper crop آئی تو ہم نے ۲ء ۹ ملین ٹن procure کی۔ یہ اس کا ثبوت ہے کہ ہم نے تمام کاشتکاروں سے گندم لی جو بیچنا چاہتے تھے، حکومت نے ایک ریکارڈ procurement کی جو پاکستان کی تاریخ میں آج تک نہیں ہوئی۔ ان کا جو سوال آنے والی فصل کے بارے میں ہے، اس کے بارے میں عرض کرتا چلوں کہ سینیٹر صاحب! پچھلی مرتبہ ۵ء۶ ملین ٹن تھا، اس مرتبہ ۵ء ۷ ملین ٹن کا ٹارگٹ رکھا ہے اور اس کے انتظامات انشاء اللہ مکمل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کا سب سے زیادہ فوکس زراعت پر ہے کیونکہ پاکستان کی شناخت زراعت کے حوالے سے ہے۔ یہ ہماری ایک بنیادی ضرورت ہے، اس لیے ہم نے ایک ملین ٹن اس کا ٹارگٹ بڑھا دیا ہے اور ۵ ء ۷ ملین ٹن پر لے گئے ہیں۔ یہ اسی لیے کیا ہے کہ کاشتکار کے لیے کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ تیسرا ان کا یہ سوال درست ہے کہ ہمارے پاس سٹوریج کی کمی ہے لیکن میں ان کو ایک خوشخبری دیتا چلوں کہ ہم نے ایک پراجیکٹ منظور کر لیا ہے۔ اسلامک بینک نے اس کے لیے پیسوں کی منظوری دے دی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کتنے پیسے ہیں؟

جناب نذر محمد گوندل: اس کی figure مجھے یاد نہیں ہے لیکن جتنی ہماری ضرورت ہے، اس سے زیادہ ہیں۔ اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ ہم storage پر بھی جا رہے ہیں۔ اس کے لیے ہم نے PSDP میں بھی سٹوریج کا پراجیکٹ رکھا ہوا ہے۔ اس کی ضرورت ہے۔ موجودہ سسٹم میں ہماری پچیس فیصد ضرورت پوری ہو رہی ہے لیکن اسے ہم نے پورا کرنا ہے اور انشاء اللہ حکومت اس پر فوکس کر رہی ہے اور یہ ضروری ہے اور میں اس guideline کا بھی مشکور ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جناب سلیم سیف اللہ صاحب۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین! ماشآء اللہ آج آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کافی تعداد میں ہمارے وفاقی وزراء بھی موجود ہیں۔ میں آپ کو اس بات پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مہربانی جی۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: گوندل صاحب بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ میرا صرف یہ سوال ہے کہ ہر پاکستانی کو علم ہے کہ ہمارے پاس پانی کم ہوتا جا رہا ہے۔ Dams are being silted up ان کے علم میں بھی ہے، میرے علم میں بھی ہے۔ کچھ ہمیں per acre yield کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ دنیا میں سب سے کم پیداوار ہماری ہے، اگر دیکھا جائے، خواہ وہ گندم ہے، گنا ہے، کاٹن ہے، اس کی طرف حکومت وقت کیا توجہ دے رہی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ جب تک آپ per acre production نہیں بڑھائیں گے، رقبہ تو آپ نہیں بڑھا سکتے، ایک ہی mechanism ہے کہ ہم اپنی per acre yield بڑھائیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ جب پاکستان بنا تو اس وقت بارہ من یا اس سے بھی کم تھی۔ آج ہم فی ایکڑ پیداوار میں انڈیا کے برابر پہنچ چکے ہیں۔ اس دفعہ وزارت نے نعرہ بھی یہی لگایا ہے۔ پچھلی دفعہ کا تھا grow more wheat اس دفعہ ہم نے یہ نعرہ لگایا ہے کہ produce more یعنی ہم نے یہ ایک پریکٹس کی ہے اور اس میں بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ اگر سینیٹر صاحب مجھ سے پوچھنا چاہیں تو میں یہاں بھی عرض کرنے کو تیار ہوں مثلاً good practices میں بہت سی چیزیں آتی ہیں کہ بروقت قیمت کا اعلان کیا جائے، کاشتکار کو مناسب قیمت دی جائے، inputs کو یقینی بنایا جائے، availability یقینی بنائی جائے، irrigation system پر آپ زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ ان سب projects پر حکومت کام کر رہی ہے اور صوبوں کو ساتھ لے کر ہم اس سسٹم کی طرف جا رہے ہیں۔ بالکل صحیح بات ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ per acre yield بڑھائیں گے اور اگر نہیں بڑھائیں گے تو اٹھارہ کروڑ عوام کو ہم کھانا کہاں سے کھلائیں گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری اس نیت اور good practices کی وجہ سے، آپ کو پتا ہے کہ اس سال ہم نے گندم درآمد نہیں کی، جب کہ پچھلے دو سالوں میں ہم نے ایک ایک ارب ڈالر کی گندم درآمد کی تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: وزیر صاحب نے تفصیل دی ہے کہ گندم کے لیے 22 million acre زمین زیر کاشت ہے۔ اس کے علاوہ public sector میں 3 million ton stock میں ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے ذخیرہ اندوزی کے خلاف کوئی انتظام کیا ہے

کیونکہ تمام غلہ یا اشیائے ضرورت available ہیں لیکن مارکیٹ میں نہیں ہوتیں۔ ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے یہ مشکلات ہوتی ہیں۔ ذخیرہ اندوزی کے سلسلے میں کوئی concrete step اٹھایا گیا ہے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب چیئرمین! ذخیرہ اندوزی تب کی جاتی ہے جب کسی بھی چیز، crop یا جنس کی shortage ہو۔ اللہ کا شکر ہے اس وقت وافر گندم موجود ہے اور ہمیں کوئی problem نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں جہاں بھی گندم کی ضرورت ہے، وہاں wheat available ہے۔ ہمیں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کچھ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی اور نہ یہ نوبت آئی ہے۔ اس وقت تو کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ جب کسی چیز کی shortage ہو تو پھر ذخیرہ اندوز اس کو exploit or blackmail کرتے ہیں لیکن wheat کے حوالے سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ پرویز رشید صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بتایا ہے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں آپ کو extra privilege دے رہا ہوں، چوتھا سوال ہے۔

سینیٹر پرویز رشید: آپ کی محبت ہے، آپ کی یہاں موجودگی سے سب لوگ خوش ہیں۔ جیسا کہ سلیم صاحب نے کہا کہ آپ کی برکتوں سے ماشاء اللہ وزرا یہاں موجود ہیں۔ آپ کی جو رحمت اور برکت ہے ہم اس کا فائدہ اٹھانا چاہ رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! مجھے یہ معلوم کرنا تھا کہ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کے پاس وافر مقدار میں گندم کا ذخیرہ تقریباً تیس لاکھ ٹن موجود ہے لیکن جب ہم بازار اور super stores میں جاتے ہیں تو بسکٹ، ڈبل روٹی، رس اس طرح کی گندم سے بننے والی تمام چیزیں وہاں پر imported موجود ہیں۔ حتیٰ کہ باہر سے import کردہ ڈبل روٹی بھی موجود ہے۔ کیا ہم اس کو چراغ تلے اندھیرا نہیں کہہ سکتے کہ اپنے گھر میں وافر گندم موجود ہونے کے باوجود ہم گندم کی بنی ہوئی چیزیں دنیا سے import کر رہے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ دنیا کی shelves پاکستانی ڈبل روٹی، رس اور بسکٹوں سے بھری ہوتیں۔ کیا حکومت ان معاملات کی طرف توجہ دے رہی ہے ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب! پرویز رشید صاحب مجھ سے بہتر جانتے ہیں، ان کا تجربہ بھی زیادہ ہے۔ Availability ensure کرنا Federal Government کی ذمہ داری ہے، business private sector میں ہے، government business نہیں کررہی۔ Business community کا فرض بنتا ہے کہ being a Pakistani وہ ہماری local products کو زیر استعمال لائیں۔ اگر کوئی local production کو بہتر بنانا یا باقی چیزوں کو کرنا چاہے تو Federal Government facilitate کرنے کو تیار ہے لیکن ہم business میں تو interfere نہیں کرسکتے۔ میرے پاس اس کے علاوہ اور کیا جواب ہوسکتا ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ رشید احمد صاحب، آپ کا question ہے۔ سیمیں صاحبہ، بس پانچ سوال ہوگئے ہیں۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: میں یہ سوال کرنا چاہ رہی ہوں کہ الحمدللہ ہمارے ملک میں گندم کی زیادہ پیداوار ہورہی ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ غریب کو اس کا فائدہ ہوگا اور آٹے کی قیمت کم ہوگی۔ میرا دوسرا سوال ہے کہ ملک میں کتنے silos بنے ہوئے ہیں، جہاں grains ذخیرہ کیے جاتے ہیں اور تیسرا یہ کہ ترقی پذیر ممالک میں agricultural zoning کی جاتی ہے، ہمارے پاس agricultural mismanagement ہے۔ جہاں وافر پانی ہے، جہاں گنا لگنا چاہیے، وہاں گنا نہیں لگ رہا تو government کے پاس farmers کی awareness کے لیے اور zoning system اپنانے کے لیے کوئی plan ہے؟ اگر zoning system ہوا تو پانی کی بھی بچت ہوگی۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Zoning system تو بہت پہلے ختم کردیا گیا تھا۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: یہ ختم نہیں ہونا چاہیے تھا، جس جگہ جو crop اچھی ہوسکتی ہے، وہیں ہونی چاہیے۔ اگر آپ گنا لگا رہے ہیں اور پانی کم ہے تو فصل اچھی نہیں ہوتی۔ کیا ایسے zones بنانے اور farmers کی awareness کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: جب ہم حکومت میں آئے تو میرا بھی خیال تھا کہ crops zoning ہونی چاہیے اور crops zoning ہوا کرتی تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت پہلے۔

جناب نذر محمد گوندل: پہلے ہوا کرتی تھی، اس کو ختم کر دیا گیا۔ کیوں کیا گیا؟ یہ سوال بالکل درست ہے اور I agree with محترمہ لیکن جو ہم کر سکتے ہیں۔۔۔ اس مرتبہ مجھ پر south کا بڑا pressure آیا کہ پاسکو south سے باسمتی چاول کیوں نہیں خرید رہی۔ ہم نے وہاں سے خریداری نہیں کی اور اس کی وجہ crops zoning ہی تھی۔ یقیناً یہ ہونا چاہیے اور میں اس پر کام کر رہا ہوں لیکن یہ مشکل ضرور ہے۔ مثلاً میں آپ کو عرض کرتا چلوں کہ جو cotton areas تھے وہاں پر sugar mills لگ چکی ہیں۔ جو mango areas تھے وہاں پر paddy کاشت ہو رہی ہے۔ یہ سب private لوگوں کی زمینیں ہیں لیکن اس پر کام ہونا چاہیے جو خاصا مشکل ہے۔ میں ان کی نشاندہی سے اتفاق کرتا ہوں یہ بڑا important issue ہے۔ ہم اگر crops zoning کر لیں تو میرے خیال میں بہت سے فائدے ہو سکتے ہیں لیکن اس میں main role provincial governments کا ہے۔ اگر provincial governments ہماری مدد کریں یا اپنے طور پر کریں تو یہ بہت اچھا منصوبہ ہے۔ I endorse this idea. اگروہ کریں تو ہم ان کو assist کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب، یہ تو ملک کے لیے بہت اچھا ہو گا۔ اگر آپ ایسا plan بنا لیں اور Provincial government کو بھی بھیجیں۔ I think یہ ان کی اچھی proposal ہے۔

جناب نذر محمد گوندل: بالکل اچھی proposal ہے لیکن انہوں نے silos کا پوچھا ہے، میں پہلے بھی جواب دے چکا ہوں۔ آپ کی available silos or storage capacity 25% ہے، ابھی ہمیں مزید 75% کی ضرورت ہے لیکن ہم نے اس وقت تین projects start کیے ہیں، ایک پاسکو کا، دوسرا پلاننگ کا اور تیسرا ہمارا project silos کے حوالے سے چل رہا ہے۔ اس میں ایک warehouse ہے اور صرف پاسکو کے silos ہیں اور ہم توقع کر رہے ہیں کہ اگلے دو، تین سالوں میں انشاء اللہ ہماری requirement پوری ہو جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔ حافظ رشید احمد صاحب۔

166. ***Senator Hafiz Rashid Ahmad:** *Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:*

(a) the details of product sales made by Pakistan Steel Mills without inviting tenders during the last five years with year wise break up indicating also the names of the parties to which the said sales were made; and

(b) the name of the authority which allowed said sales?

Mir Hazar Khan Bijarani: The information requested by the honourable member is being asked for, from Pakistan Steel. As it requires reasonable time to reconcile all the information. Hence, it will be submitted shortly.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں۔ سلیم صاحب نے فرمایا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ سارے منسٹر آئے ہوئے ہیں۔ جناب! ایک لحاظ سے میں بھی خوش قسمت ہوں ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: 166 کا جواب آیا ہے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب! جواب ہے، میں عرض کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میر ہزار خان بجارانی صاحب نے جواب دیا ہے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: مجھے سن لیں تو سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ، اس میں جواب موجود ہے۔

(Pause)

میں نے پڑھا نہیں تھا، اس کا جواب انہوں نے لکھا ہے کہ ہم معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔ اس کو defer کر دیتے ہیں۔ Thank you. جناب صابر علی بلوچ صاحب۔

167. ***Senator Sabir Ali Baloch:** *Will the Minister for Health be pleased to state the details of Government Hospitals established*

during the fiscal year 2008-09 indicating also the expenditure incurred on each hospital?

Makhdoom Shahabuddin: No Government Hospital has been established by the Ministry of Health during the fiscal year 2008-09.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary? Mr. Mashhadi.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, the answer has been given that no government hospital is to be established or has been established for the last one year. My supplementary question to the honourable minister is

پاکستان کے غریب عوام کی صحت کے بارے میں تو سب کو پتا ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے جو treatment مل رہا ہے، وہ بھی سب کو پتا ہے۔ پورے پاکستان میں بری حالت ہے اور جو ہسپتال ہیں، ان پر اتنا pressure ہے کہ جب patients وہاں جاتے ہیں تو ان کا کوئی اچھا treatment نہیں ہوتا۔ آپ کراچی میں JMPC دیکھیں، پچاس ہزار in door ایک لاکھ out door مریض اور ہر سال بیس ہزار آپریشن جس ہسپتال میں ہوتے ہوں تو وہاں پر غریب patients کا کیا treatment ہو گا۔ میرا یہ سوال ہے کہ

The honourable minister has any plan to establish new hospitals in the country, so that the poor and suffering people of Pakistan get better health facilities than they have been getting today? Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی Minister صاحب۔

Makhdoom Shahabuddin (Minister for Health): Sir, I would like to make a submission over here that this mandate basically is to the provinces. We are taking care of all Government servants and Federal Government servants that is our mandate. Sir, No. 2, the honourable Member referred to the JPMC, sir, may I submit over here that JPMC is taking the maximum pressure of the

out door patients, it is JPMC which is tackling all the situation, not other hospitals in Karachi.

When we will come to question No.68 then I will be elaborating amount, once I can do it, right now, sir, by the grace of Allah we have earmarked about 3.2 billion rupees on this JPMC and انشاء اللہ we will convert JPMC into model hospital, Thank you very much sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کٹھومل صاحب۔جی۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: میرا question یہ ہے کہ JPMC already exists اور انہوں نے اس کو resources دینے ہیں کہ جس طرح اس کی حالت ہے it will not be able to sustain itself. میں appreciate کرتا ہوں کہ اس کی طرف ان کی توجہ ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ پاکستان کے غریب عوام کے لیے سجاول، میر پور بٹھورو اور میر پور خاص میں کس جگہ پر کون سے hospitals کون سے ضلع میں ہیں، وہ عوام وہاں سے چلتے ہیں اور کراچی آتے ہیں یا سکھر جاتے ہیں، سکھر کے hospitals میں کیوں improvement نہیں ہو رہی، hospitals کیوں نہیں بنائے جا رہے؟

جناب پریذائنڈنگ آفیسر: انہوں نے جواب دیا کہ یہ provincial subject ہے۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Health is most important, law and order کے بعد، کھانے کے بعد صحت ہے، جو صحت مند قوم ہو گی، وہ طاقتور قوم ہو گی جو وہ آگے چل کر بھی اچھی ہو گی۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ provincial matter ہے تو provincial autonomy دیں، اس concurrent list کو abolish کریں یا ہم لوگ خود کر دیں گے اور آپ دیکھیں گے سندھ میں سب سے اچھا علاج ہو گا، اگر آپ provincial autonomy دے دیں، اگر آپ اس concurrent list کو ختم کریں۔ ہمیں اپنے لوگوں کا خیال کرنے دیں، آج ہمارے پاکستان کا revenue 70% آپ لے جاتے ہیں اور آپ ہمیں 17% دیتے ہیں پھر اس کے بعد آپ کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ ہم کریں، ہم کیسے کریں جب آپ ہمارے resources لوٹ کر centre میں لا رہے ہیں، پہلے ہمارے resources کا

جواب دیں پھر یہ جواب دیں کہ سندھ کیوں نہیں کر رہا، پختونخواہ کیوں نہیں کر رہا یا بلوچستان کیوں نہیں کر رہا ہے۔ آپ پھر دیکھنا کہ ہم اپنے عوام کا کیسے خیال کرتے ہیں۔ Thank you sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مشہدی صاحب! اس دفعہ تو NFC Award آچکا ہے، provincial autonomy مل رہی ہے۔

مخدوم شہاب الدین: آپ اندازہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کھٹومل صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: اللہ کا شکر ہے کہ کم از کم اس coalition Government نے ہمارا حق ہمیں پہلی دفعہ دیا ہے، ہمیں ہمارا پورا حق نہیں ملا، آپ ہمارے resources دیں، پھر بھی کچھ نہ کچھ انصاف ملا ہے، اس کو میں appreciate کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انشاء اللہ یہ elected Government ضرور پورا کرے گی۔ جی کھٹومل صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر کھٹومل: جناب! میرا question بہت ہی relevant ہے، honourable Minister نے floor of the House پر assure کیا تھا کہ JMPC کا جو بجٹ ہے، آپ out door and in door patients کی تعداد دیکھیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ کراچی میں JMPC پر بلوچستان، interior سندھ کا پورا burden ہے تو میرا question یہ ہے کہ آیا کوئی proposal ہے؟ آپ PIMS کے بجٹ کو دیکھیں اور JPMC کا بجٹ دیکھیں، آدھا بجٹ JPMC کا ہے، آیا ایسی کوئی proposal ہے کہ PIMS سے زیادہ اور ان کی ضروریات کے مطابق بجٹ دیا جائے گا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی Minister صاحب۔

مخدوم شہاب الدین: جناب! میں فاضل ممبر سے اتفاق کرتا ہوں، یہ واقعی ایک عجیب سی situation ہے کہ PIMS and JPMC کو funds تقریباً برابر ملتے ہیں لیکن JPMC almost double ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کراچی کی آبادی تقریباً 2 کروڑ کی ہے۔

مخدوم شہاب الدین: جی ہاں 2 کروڑ آبادی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر کھٹومل: جناب صرف کراچی نہیں ہے، interior سندھ ہے، بلوچستان ہے، سارا ملک ادھر آتا ہے۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: یہ سندھ میں hospitals نہیں بنا رہے، وہ غریب وہاں سے چلتے ہیں اور وہاں آتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مشہدی صاحب! آپ فکر نہ کریں۔

مخدوم شہاب الدین: جناب! میری اپنے کرم فرماؤں سے درخواست ہے کہ ناراضگی کا اظہار نہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، نہیں وہ ناراض نہیں ہیں، ان کا انداز ہی ایسا ہے۔

مخدوم شہاب الدین: میں National Assembly سے آیا ہوں، ان کا مہمان ہوں۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے، جب میں نے سنا تو مجھے یہ بہت عجیب لگا کہ JPMC کا size اور کارکردگی اور اس پر جو pressure ہے، وہ PIMS سے تقریباً double ہے۔ مجھے کہنے لگے کہ وہ مرکز میں ہے اور دارالخلافہ میں ہے، وزراء صاحبان وہاں پر تشریف لے جاتے ہیں تو میں نے کہا کہ this is very unfortunate and sir, I suggest that next time, you see, funds have been earmarked, 3.2 billion کا اضافہ کر رہے تو انشاء اللہ یہ زرِ خطیر ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی۔ جی سیمیں صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں صدیقی: میں Jinnah Hospital کے بارے میں ایک بات کی نشاندہی بھی کرنا چاہتی ہوں، جہاں حال ہی میں ایک واردات ہوئی ہے۔ جو Jinnah Hospital, Emergency Department ہے، اس کے سامنے سے enterance gates بند کر دیے گئے ہیں لیکن اس کی right side پر کچی آبادی ہے اور وہ راستہ free for all ہے۔ اس میں honourable Minister کی intervention چاہیئے کہ اس راستے کو ایک زنجیر سے بند کیا گیا ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور وہاں سے تخریب کاری پھر بھی ہو سکتی ہے۔ تو میں ان سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا وہاں کوئی

دیوار بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟ اگر نہیں ہے تو اس میں honourable Minister کی intervention بہت ضروری ہے کیونکہ وہاں کا local administrator handle نہیں کرسکتا تو میں سمجھتی ہوں کہ ایک دیوار ہونی چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب Minister صاحب۔

مخدوم شہاب الدین: جناب! میں عرض کروں کہ مجھے honourable Senator صاحبہ سے 100% اتفاق ہے، میں نے وہ location بھی دیکھی ہے، جب وہاں blast ہوا تو میں specially وہاں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں ساتھ کچی آبادی ہے۔ وہاں پر جو Executive Director تھیں، انہوں نے مجھے بتایا کہ جناب! یہ بڑا problem ہے کہ کچی آبادی کے لوگ یہاں سے گزرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر ان کا راستہ بند کر دیں گے تو کوئی متبادل راستہ ہے، انہوں نے کہا کہ متبادل راستہ ان کو مل چکا ہے تو میں اس سلسلے میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہاں پر کچھ illegal occupations ہو چکی ہیں، ان سب کو وہاں سے ہٹائیں گے اور جیسے بی بی محترمہ سینیٹر صاحبہ نے فرمایا ہے تو وہاں پر بالکل دیوار بنانے کا منصوبہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی۔ جی عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: میں Minister صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ JPMC میں بلوچستان کے لوگ کام کررہے ہیں، 18 ,17 سالوں سے F.C.P.S ہیں لیکن ان کو as a Medical Officer رکھا گیا ہے، جناب! آپ مہربانی کریں، JPMC کو revisit کریں اور دیکھیں کہ وہاں پر جو quota system ہے، اس کو maintain کیا ہے کہ نہیں کیا ہے، نمبر۔1 یہ ہے۔ جناب! نمبر۔2 ہے کہ میں اس floor کے حوالے سے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارا senior ترین ڈاکٹر آپ کے پاس ہے اور آپ لوگوں نے اس کو کھڈے لائن لگایا ہے۔ یا تو ناگی صاحب کو کسی proper جگہ پر director لگائیں یا اس کو withdraw کریں۔ آپ نے اس کو 16 سال junior آدمی کے نیچے لگایا ہے جو ان کا student رہا ہے۔ جناب! یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے، میں دو دفعہ آپ کے پاس آیا ہوں، میں اس floor پر بھی کہتا ہوں کہ اگر آپ ناگی صاحب کو، ہمارے ایک آدمی کو وہاں accommodate نہیں کرسکتے تو ان کو بلوچستان بھیج دیں، ہم ان کو واپس لے لیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی Minister صاحب۔

مخدوم شہاب الدین: جناب! میں انشاء اللہ اس سلسلے میں مطمئن کر دوں گا، میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے اس سلسلے میں کچھ بے دھیانی کی ہے، میں قصوروار ہوں، .I am so sorry

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ حافظ رشید صاحب! آپ نمبر پڑھیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: سوال نمبر169 ہے۔

Mr. Presiding Officer: Answer taken as read, any supplementary?

سینیٹر حافظ رشید احمد: جی ہاں۔ جی جناب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ نے 168 چھوڑ دیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی. sorry ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: سوال نمبر168 ہے۔

168. ***Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro:** *Will the Minister for Health be pleased to state the number of indoor and outdoor patients treated in PIMS, Islamabad and Jinnah Post Graduate Medical Centre Karachi, during the last three years indicating also the number of major and minor cases of surgery conducted in those hospitals during that period?*

Makhdoom Shahabuddin: The total number of indoor & outdoor patients and those who under went minor and major surgery in JPMC, Karachi and PIMS, Islamabad during the last three years (2006-09) are as under:—

Name of Institutions	Indoor patients	Outdoor patients	Major & Minor Surgeries
JPMC, Karachi	153,097	3,349,661	78,659
PIMS, Islamabad	124,616	2,684,217	69,175

Mr. Presiding Officer: Answer taken as read, any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ جناح ہسپتال کراچی اور PIMS hospital اسلام آباد میں out door and in door patients کی تعداد کیا ہے اور detail Minister صاحب نے دی ہے۔ پہلے ہمارے دوستوں نے کہا، یہ اسی سے related ہے، اسی سوال کے مطابق میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناح ہسپتال کرچی میں چاروں صوبوں کے لوگ آتے ہیں، بلوچستان بھی قریب ہے، سرحد کے لوگ بھی ہیں، سندھ کے اور پنجاب کے لوگ بھی وہاں ہیں۔ PIMS hospital یہاں اسلام آباد میں ہے، میں آج بھی وہاں گیا ہوں اور وہاں پر OPD میں اتنا رش ہے اور وہاں پر لوگوں کو لائن میں لگا دیا گیا اور جب 12 بجے تو ان کو زبردستی نکالا گیا۔ منسٹر صاحب دوسرے departments میں اتنے اخراجات کرتے ہیں، یہ وزیر اعظم صاحب سے ملیں اور hospitals میں extensions کروائیں، مزید doctors بھرتی کریں، وارڈز بنائیں، OPDs کا انتظام کریں۔ جناح ہسپتال کراچی کے لیے چار پانچ الگ وارڈز بنائیں تاکہ جو غریبوں کا رش ہے وہ کم ہو۔ مریضوں کو دو دو ماہ تک آپریشن کا time نہیں دیتے، جب تک ان کی کوئی سفارش نہ ہو، کوئی سینیٹر اور MNA نہ ہو وہ دربدر ظلم کی چکی میں پستے ہیں، وہاں چار چار ماہ تک خوار ہوتے ہیں۔ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں، وہ ایک لاکھ نہیں دے سکتے۔

منسٹر صاحب بڑے hard worker ہیں، ہم ان سے توقع رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو اعلان کیا ہے یہ بہت کم ہے۔ کیا وہ ہمیں یہ surety دیں گے اور بتائیں گے کہ وہ ان کے لیے کیا بندوبست کر سکتے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ سوال تو repeat ہوا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب دیں گے؟

مخدوم شہاب الدین: میں اس سلسلے میں تھوڑا سا عرض کردوں کہ میرے کرم فرمانے جو فرمایا کہ رش ہے، وغیرہ وغیرہ۔ جناب! اس کا ہماری ثقافت سے بھی تعلق ہے، ایک مریض ہوتا ہے تو پچاس آدمی اس کے ساتھ آتے جاتے ہیں۔ مریض کو ملنے کے جو timings ہوتے ہیں اسے ہم observe نہیں کرتے۔ جیسے ایک حاجی آتا ہے تو اس کو receive کرنے کے لیے ڈیڑھ سو آدمی جاتا ہے، یہ ہماری ثقافت ہے، ایک مزاج ہے۔ جہاں تک رش کا تعلق ہے تو رش تو رہے گا۔ جہاں تک JPMC کا تعلق ہے تو وہاں انہوں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز ہم JPMC کو renovate کر رہے ہیں،

PIMS پر بھی ہم توجہ دے رہے ہیں، ہم PIMS کے سارے equipments کو تبدیل کر رہے ہیں، وہاں نئے equipments لگائیں گے۔ JPMC میں پرائم منسٹر صاحب نے خصوصی طور پر ایمرجنسی کے لیے 4 کروڑ دیے ہیں۔ ان institutions پر کسی زمانے میں بے التفاتی ہوئی ہے، انشاءاللہ ہم اس کا ازالہ کریں گے۔ We certainly take care of that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بلیدی صاحب انہوں نے properly جواب دے دیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: سوال یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک مریض کے ساتھ پانچ بندے ہوتے ہیں مگر جو آپریشن کا معاملہ ہے، operation date کے بارے میں ہے کہ وہ نہیں دیتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کراچی بہت بڑا شہر ہے، وہاں بلوچستان سے بھی لوگ آتے ہیں۔ اب انہوں نے assurance دی ہے کہ وہ JPMC کو کافی بہتر کر رہے ہیں اور اس کے لیے پیسے بھی allocate ہوئے ہیں۔ جی ریحانہ یحیٰی صاحبہ۔

سینیٹر ریحانہ یحیٰی: جناب چیئرمین! JPMC کراچی میں there is a very capable cardiologist, Cheema, his promotion was due اور انہیں کافی سالوں سے promote نہیں کیا جارہا۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

Makhdoom Shahabuddin: Sir, I really don't know about that Cardiologist's promotion or demotion. I will be grateful if she writes to me, I will look into it.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ انہیں لکھ کر دے دیں۔ اگلا سوال حافظ رشید احمد صاحب۔

Senator Hafiz Rashid Ahmad: Question No. 169.

169. ***Senator Hafiz Rashid Ahmad:** *Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the number of visas issued by Pakistani Missions abroad to foreign nationals during the last five years with year-wise and country wise break up?*

Makhdoom Shah Mehmood Qureshi: Total number of visas issued by Pakistani Missions abroad to foreign nationals during the last five years with year-wise and country wise breakup are as under:—

S/No.	Country	2005	2006	2007	2008	2009
1.	Kazakhistan	355	271	454	254	215
2.	Tajikistan	279	224	162	111	180
3.	Uzbekistan	438	563	259	201	148
4.	Kyrgyz Republic	312	472	136	94	68
5.	China	10984	14056	11167	10588	13098
6.	Republic of Korea	4678	4130	3779	3089	2536
7.	Japan	9568	4436	6058	4910	3934
8.	India	58697	75851	68694	64737	20383
9.	Bangladesh	3894	5628	4535	4867	4094
10.	Sri Lanka	3371	3548	2891	2610	2191
11.	Nepal	2239	2225	2129	1789	1415
12.	Azerbaijan	364	327	246	252	214
13.	Turkmenistan	189	177	154	113	*
14.	Japan	9568	4436	6058	4910	2269
15.	North Korea	46	28	47	34	14
16.	Spain	2110	1907	1828	*	*
17.	Poland	1285	1023	700	844	
18.	Greece	682	897	609	*	*
19.	Romania	242	268	241	*	*
20.	Bulgaria	72	125	91	68	
21.	Moldova	02	24	11	11	
22.	Czech	*	*	585	736	
23.	Switzerland	3032	3016	2668	3003	
24.	Russia	02	24	11	*	*
25.	Denmark	5708	5377	5378	*	*
26.	Ukraine	557	507	1036	*	*
27.	Serbia	113	183	140	*	*
28.	Italy	3431	3660	3638	*	*
29.	Belgium	313	478	136	893	31
30.	New Zealand	*	200	726	775	
31.	Malaysia	7486	6031	5642	4079	1708
32.	Myanmar	228	689	270	938	
33.	Singapore	4654	5326	4644	4823	
34.	Vietnam	103	232	278	206	
35.	Lao PDR	*	*	01	08	
36.	Canada	13118	13370	11189	9687	4006
37.	Mauritius	817	997	818	583	483
38.	Kenya	1539	3155	1770	1343	1227
39.	Morocco	407	428	241	115	109
40.	South Africa	5069	4451	4370	3968	4082
41.	Nigeria	1000	1008	1352	602	310
42.	Senegal	259	279	163	102	60
43.	Tunisia	105	111	102	56	43
44.	Niger	37	50	36	31	17

S/No.	Country	2005	2006	2007	2008	2009
45	Libya	507	596	431	205	208
46	Algeria	84	116	104	47	57
47	Afghanistan	*	83176	85808	108078	*
48	Iran	3297	3371	2729	2455	*
49	Zahidan (Iran)	7596	7404	4351	5549	2491
50	Meshed (Iran)	1576	1655	516	692	*
51	Turkey	1166	1375	912	1003	*
52	Sweden	*	3353	3440	2482	*
53	France	*	5179	4728	3052	*
54	Bosnia	*	149	176	*	*
55	U.K.	*	66745	51949	36747	*
56	Saudi Arabia	5660	5352	4075	4560	4019
57	Abu Dhabi	5413	4195	3415	3882	*
58	Australia	*	7795	7563	5438	*
59	Philippine	*	1255	1616	1098	*
60	Brunei	*	175	221	196	*
61	Indonesia	*	1411	1328	1510	*
62	Cambodia	*	54	147	87	*
63	Egypt	2146	1921	1311	*	*
64	Jordan	2370	1926	1157	*	*
65	Syria	500	398	259	*	*
66	Lebanon	603	656	480	*	*
67	Berlin (Germany)		15066		*	*
68	Frankfurt (Germany)		14071		*	*
69	USA	20143	16543	14241	14953	15200
70	Brazil		550		491	*
71	Argentina	*		221		230
72	Kuwait	*	*	*	2200	2300
73	Qatar	*	*	*		1533
74	Oman	*	*	*		8262
75	Bahrain	*	*	*		2662
76	Yemen	*	*	574	359	*
77	Thailand	*	*		2739	*
78	Hungary	*	*	*	215	105
79	Austria	*	*	*		1287
80	Mexico	*	*	*		197
81	Chile	*	*	*	*	35

Mr. Presiding Officer: Answer taken as read. Supplementary please.

سینیٹر حافظ رشید احمد: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں نے پوچھا ہے کہ ویزا کے متعلق year-wise and country wise تفصیلات فراہم کی جائیں۔ کیا وزیر موصوف ویزوں کی مد میں جو آمدنی ہوئی ہے اس کے بارے میں بتانا پسند کریں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پوچھ رہے ہیں کہ ویزوں کی مد میں کتنی آمدنی ہوئی ہے۔ جی وزیر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب! سوال یہ تھا کہ Will the Minister be pleased to state the number of visas issued by Pakistani Missions abroad. اس میں number of visas تو specified ہیں، income کا کوئی specific ذکر نہیں تھا۔ اس کے exact figures میں provide کر دوں گا، اس وقت میرے پاس نہیں ہیں مگر پالیسی یہ ہوتی ہے کہ جو ویزا فیس charge کی جاتی ہے that is on reciprocal basis یعنی جو ملک ہمارے citizen سے فیس لیتا ہے، ہم بھی اسی ratio سے لیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں U.K اتنا charge کرتا ہے مگر آپ لوگ تو میرا خیال ہے اتنا نہیں لیتے ہوں گے۔

نوابزادہ ملک عماد خان: یہ reciprocal basis پر ہوتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس وقت تو میرے پاس کسی country کے overall figures نہیں ہیں ورنہ وہ میں provide کر دیتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: سال دو سال میں بہت سے دوسرے ممالک میں پاکستانیوں کے لیے ویزا فیس بہت زیادہ بڑھا دی گئی ہے۔ کیا foreign office یہ study کر رہا ہے تاکہ یہ بھی reciprocal basis پر ہو، اسی طرح یہ بھی کریں۔ they are self sufficient بلکہ وہ اب saving کر رہے ہیں۔ کیا پالیسی ہے؟ منسٹر صاحب ہمیں guide کریں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب! جو honourable Senator صاحب فرما رہے ہیں وہ درست ہے۔ یہ review ہو رہا ہے لیکن basically as you know visa issue کرنا اور جو پالیسی ہے وہ Interior Ministry کا issue ہے۔ but we are working on that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی پروفیسر خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ہندوستان، جاپان اور ملائشیا، ان تینوں میں variation غیر معمولی ہے اور خاص طور پر 2009 میں بہت decline ہوا ہے۔ یہ بتا سکیں گے کہ اتنا variation کیوں ہوا ہے، خاص طور پر انڈیا کیونکہ اس سے ہمارا بڑا قریبی تعلق ہے اور families کی بنا پر لوگ آتے جاتے ہیں؟ یہ one third کیوں رہ گیا ہے؟ جاپان کا اور ملائشیا کا بھی بتائیے کہ اتنا variation کیوں ہے جبکہ دونوں ممالک سے ہمارے تجارتی تعلقات بھی بہت اہم ہیں اور اسی کی وجہ سے ویزے کی ضرورت پڑتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب! یہ تو obviously depend کرتا ہے کہ جتنی applications آ رہی ہیں وہ reciprocal to the number of visas that have been issued. جس طرح پروفیسر صاحب جاپان کا فرما رہے ہیں کہ one third ہو گیا ہے تو likely ایک چیز ہے کہ یہ tourism issue ہے، Japanese زیادہ regions sides and northern areas میں tourism کے لیے آتے تھے، حالات خراب ہونے کی وجہ سے اکثر جو لوگ آتے ہیں ان کو main concern law and order کا ہوتا ہے۔ جہاں تک انڈیا کا ہے تو جتنی applications ہوتی ہیں اسی ratio سے process کی جاتی ہیں۔ Main جو numbers drop ہونے کا ہے وہ terrorism والا issue ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: میں پروفیسر صاحب کے سوال کو آگے بڑھاتے ہوئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نمبر 16 پر سپین سے لے کر نیوزی لینڈ تک آئیں، ان میں تقریباً visas ختم ہو گئے ہیں اور کوئی ویزا نہیں دیا گیا یعنی ان تمام ممالک Spain, Poland, Greece, Romania, Bulgaria, Moldova, Czech, Switzerland, Russia, Denmark, Ukraine,

Serbia, Italy, Belgium, New Zealand, Malaysia and Canada, میں اتنی کمی ہوئی ہے۔ کیا وجوہات ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب! مجھے سمجھ نہیں آیا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ جو پاکستانی مشن نے لسٹ دی ہے۔ ان سالوں میں یہ کیوں کم ہوگئے ہیں جبکہ آخری دو سالوں 2008 اور 2009 میں zero ہوگئے ہیں۔

نوابزادہ ملک عماد خان: جناب! بات یہ ہے کہ میں زبردستی کسی کو کھینچ کر نہیں لا سکتا کہ آپ ویزا apply کریں اور کیوں نہیں آرہے۔ پروفیسر صاحب کا جو سپلیمنٹری تھا it was similar question اور جتنی applications ہوں گی ظاہر ہے آپ انہی کو process کریں گے اور اگر تعداد کم ہوئی ہے تو اس کی کچھ reasons ہیں۔ Primarily law and order situation اور terrorism concerns ہیں تو that is a major factor.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now the questions hour is over. Leave applications.

Leave of Absence

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حاجی محمد عدیل صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر مورخہ ۲۴ تا ۲۶ فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پروفیسر ساجد میر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۲ - ۲۳ اور ۲۶ فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب صابر علی بلوچ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۱۹ تا ۲۶ فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انجینئر رشید احمد خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۵ تا ۲۶ فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب محمد ہمایوں خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۶ فروری تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب محمد افضل سندھو صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبع کی بناء پر آج مورخہ ۲۶ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Now. Item No.3, Senator Ahmed Ali to move on his behalf.

Presentation of Reports of the Standing Committee

Senator Prof. Khurshid Ahmed: On behalf of the Chairman Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs and Statistics and Planning and Development, I have the honour to present sir, the report of the Committee on the Bill to provide for prevention of money laundering [The Anti-Money Laundering Bill, 2010].

Mr. Presiding officer: Report stands presented. Yes.

سینیٹر پرفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں on record یہ بات کمیٹی کے behalf پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس Bill کا تفصیل سے مطالعہ کیا ہے اور تقریباً unanimity تھی کہ اس میں بڑے موٹے موٹے سقم ہیں definitions کے بھی اور جو اس وقت عالمی فضاء ہے اس کے زیر اثر رہ کر قوانین بنا دیئے گئے ہیں جو privacy یعنی Banking Laws سے متصادم ہیں لیکن ہم نے اس کو صرف اس guarantee کے اوپر approve کیا ہے کہ اگر یہ نہ کیا جائے تو پھر پاکستان کی

rating نیچے چلی جائے گی اور تلوار لٹک رہی ہے۔ ساتھ ہی یہ وعدہ ہوا ہے کہ within one month

we are starting, immediately سینیٹ کی کمیٹی اور وزارت خزانہ کے relevant

members کے ساتھ کمیٹی شروع ہو گی اور اس میں جو amendments ہیں وہ formulate کر کے

within one year introduce کیے جائیں گے اس assurance پر ہم نے اس کو پیش کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی میں اس کمیٹی میں موجود تھا یہی بات ہوئی تھی۔ جی

Senator Ahmed Ali may move Item No.4.

Senator Prof. Khurshid Ahmed: On his behalf sir.

Mr. Presiding Officer: Yes.

Senator Prof. Khurshid Ahmed: On behalf of the Chairman Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs and Statistics and Planning and Development, I have the honour to present the report of the Committee to the House on the Bill to grant degree awarding status to the Pakistan Institute of Development Economics [The Pakistan Institute of Development Economics Bill, 2010]. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Report stands presented. Now we take the agenda Item No.5. This Item stands on the name of Senator Naeem Hussain Chattha. Please move the motion.

Motion Under sub-Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediations Committee.

Senator Naeem Hussain Chattha: Thank you sir. With permission of the Chair, I beg to move that under sub-Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate four members of the Senate as members of the Mediation Committee

including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and two members of the Mediation Committee Ex-Senator Dr. Khalid Ranjha, Miss. Saadia Abbasi and Ch. Muhammad Anwar Bhinder and Senator Haji Muhammad Adeel for consideration and resolution of the Bill further to amend the Code of Civil Procedure [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt. Kindly include it in the Orders of the Day during the current session of the Senate.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا جو item ایجنڈے پر لگا ہے وہ پڑھیں۔

Senator Naeem Hussain Chattha: I beg to move that under sub-Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate three members of the Senate as members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and two members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Code of Civil Procedure [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بخاری صاحب! آپ کا point اس پر کیا ہوگا۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): It's only authorizing the Chairman to nominate members of the Mediation Committee.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے میں put کرتا ہوں۔

Then I am going to put.

It has been moved that under sub-Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee,

Chairman Senate may be authorized to nominate three members of the Senate as members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and two members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Code of Civil Procedure [The Code of Civil Procedure(Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Item No. 7, Chattha Sahib.

Senator Naeem Hussain Chattha: I beg to move that under sub−Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate four Members of the Senate as Members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and three members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub−Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate four Members of the Senate as Members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and three members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate

and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Item No. 8, Chattha Sahib.

Senator Naeem Hussain Chattha: Sir, I beg to move that under sub−Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate four Members of the Senate as Members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and three members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub−Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Mediation Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate four Members of the Senate as Members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and three members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Amendment) Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Item No. 9, Naeem Chattha Sahib.

Senator Naeem Hussain Chattha: Thank you sir, I beg to move that under sub−Rule (2) of Rule 5 of the Rules for

Conduct of Business of the Mediation Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate four Members of the Senate as members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and three members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Code of Civil Procedure [The Code of Civil Procedure (Second Amendment), Bill], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

(اس موقع پر ایوان میں نماز جمعہ کی اذان سنائی دی)

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub−Rule (2) of Rule 5 of the Rules for Conduct of Business of the Medication Committee, Chairman Senate may be authorized to nominate four Members of the Senate as members of the Mediation Committee including its Chairman against the vacancies caused on the retirement of Chairman and three members of the Mediation Committee on the Bill further to amend the Code of Civil Procedure [The Code of Civil Procedure (Second Amendment), Bill, 2008], as passed by the Senate and not passed by the National Assembly within ninety days of its receipt.

(The motion was carried)

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! اس legislation کو پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے، Mediation Committee بننے کے لیے پورا ایک سال suffer کرنا پڑا ہے۔ چونکہ یہ already late ہے تو میری Chair سے special request ہو گی کہ اس پر مزید وقت نہ لگایا جائے اور ان vacancies کو فوری طور پر fill کرکے legislation کو expedite کرا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بالکل اس پر فوری طور پر عمل ہو گا۔ Item No. 10

(مداخلت)

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری (قائد ایوان): جی ٹھیک ہے

It is up to the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرے خیال میں اس Item کو لے لیتے ہیں۔ محترمہ حنا ربانی کھر صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ کو یہاں دیکھ کر بڑی خوشی ہو رہی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (عربی) ترجمہ: جب جمعہ کی نماز کے لیے اذان ہو جائے تو پھر اس کے بعد کوئی اور کام نہیں کرنا چاہیے، حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ اگر کسی چیز پر ہاتھ اٹھائے ہوئے ہوتے تھے تو اس کو چھوڑ کر نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک اسلامی جمہوریہ ہے اور اس کے آئین میں اسلام کو مملکت کا مذہب قرار دیا گیا ہے، اس لیے یہ چاہیے کہ آپ حضرات اس کی پابندی کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں حنا ربانی کھر صاحبہ کو already اجازت دے چکا ہوں، انہوں نے اسے صرف lay کرنا ہے اور اس کے بعد اجلاس کو adjourn کر دیں گے۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: جناب چیئرمین! یہ اذان کے بعد ایک عمل ہو گا اور اس وقت ہم جو گفتگو کر رہے ہیں وہ بھی میرے خیال میں اس آیت کے خلاف ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لیکن میں انہیں already allow کر چکا ہوں، ورنہ شیرانی صاحب میں آپ کی بات مان لیتا لیکن چونکہ آپ نے بعد میں مجھے اس طرف متوجہ کیا، آئندہ کے لیے انشاء اللہ کم از کم میں اس چیز کا خیال رکھوں گا۔

(مداخلت)

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے آپ adjourn کر دیں، it's all right sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں ٹھیک ہے، شیرانی صاحب آپ کا valid point ہے۔

We adjourn now. The House stands adjourned to meet again on Monday, the 01st March, 2010 at 4:30 pm. Thank you.

––––––––––––––

[The House was then adjourned to meet on Monday, the 01st March, 2010 at 4:30 pm]

––––––––––––––